بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

حیاتِ نو

انجمن طلبۂ قدیم
جامعۃ الفلاح بلریاگنج اعظم گڑھ

جامعۃ الفلاح بلریاگنج
اعظم گڑھ (یوپی)

HAYAT-E-NAW

حق کے علمبردار ہوں یا باطل کے، وہ نوجوان یا جوان ہی ہوتے ہیں۔

مولانا جلیل احسن صاحب ندوی کا درس قرآن

انہم فتیۃ آمنوا بربہم وزدناہم ھدی ------ فلن تجد لہ ولیا مرشدا ۵

(سورہ کہف ۱۳ تا ۱۷ آیات)

سیرت میں [illegible] کے سامنے [illegible] آتی ہیں سورہ کہف کی آیتیں ان میں اصحاب کہف کا تذکرہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح دین پر قائم تھے اور اپنے دور کے [illegible] گویا کہ یہ قصہ بھی اسی کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے [illegible] جب [illegible] ان [illegible] اور ایمان لانے کے جرم میں [illegible] ستایا جا رہا تھا [illegible] جو لوگ سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے وہ سب کے سب [illegible] نوجوان تھے [illegible] نوجوانوں کا قصہ اس غرض سے سنایا جا رہا ہے کہ ان کے قلوب مضبوط ہوں اور انہیں مظالم و تشدد برداشت کرنے کی مزید قوت ملے۔

اس پس منظر کی روشنی میں جب ہم اس آیت (۱۳) پر غور کرتے ہیں تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مسیح کے مبلغین نے حضرت عیسیٰ [illegible] سچائی [illegible] لیکن ایمان لانے کی توفیق ان نوجوانوں ہی کو نصیب ہوئی جنہوں نے اسکی جانب صدق دل سے پیش قدمی کی۔ نوجوان ہی کیوں ایمان جیسی گرانمایہ دولت سے بہرہ ور ہوئے اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کی رگوں میں گرم خون گردش کرتا ہے [illegible] دماغ [illegible] منتظر ہوتے ہیں ان کے اندر [illegible] اور جرات [illegible] ہوتی ہے وہ جس چیز کو سمجھ کر اپنا لیتے ہیں تو پھر کوئی چیز بھی ان کو اس سے نہیں ہٹا سکتی اسکے لئے وہ سر دھڑ کی بازی لگا دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تاریخ [illegible] نوجوان [illegible]

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے خواہ وہ حق کے علمبردار ہوں یا باطل کے وہ نوجوان یا جوان ہی ہوتے ہیں۔

انبیاء کرام کی دعوت حق پر سب سے پہلے [illegible] نوجوان ہی لبیک کہا [illegible] آخری نبی [illegible] کی تاریخ دعوت [illegible] شیر خوار [illegible] ابو بکر [illegible] ایمان لائے لیکن [illegible] اسی [illegible] نے [illegible] حق و باطل [illegible] نوجوان [illegible] ہی سے [illegible] لیکن جب [illegible] گروہ [illegible] اسلام قبول کرتا ہے [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت میں اضافہ فرماتا ہے اور سخت سے سخت تر امتحان کیلئے ان کے قلوب کو تیار کر دیتا ہے [illegible] نوجوانوں کو اللہ [illegible] کی وہ قوت عطا فرمائی اور وہ [illegible] دربار [illegible] اعلان کیا [illegible] خالق ارض و سما [illegible] تسلیم کرتے ہیں [illegible] اگر ہم [illegible] شرک [illegible] اگر [illegible] باطل [illegible] قبول کر لیا [illegible] حق سے [illegible] دنیا [illegible] اختیار [illegible] اپنے [illegible] باطل کو اختیار کرے [illegible]

رہا تو زوال پذیر ہیں وہ اپنے اسی مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، یہ خلاصہ آیت ۲۰ [illegible] کا ہے۔

تفسیر قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ان توحید کی عزم رکھنے والے نوجوانوں نے وقت کے ارباب اقتدار کا غلبہ اس حد تک دیکھا تو انھوں نے باہم طے کیا کہ یہ باغی لوگ جب اس شہر میں رہنے کے لائق نہیں، انہیں [illegible] کرنا ہے جب دعوتی کشمکش سنگین ہوگئی اس مرحلہ میں بھی تو انھوں نے خدا سے جنگ و شرک کے اعمال پر تجویز کرنے کا فیصلہ کیا اور جس سنگین وقت کسی قوم [illegible] گمراہی [illegible] ثابت ہوتا ہے اسی وقت [illegible] کیونکہ ہر جا [illegible] اہل کی کفرانی ہے، اسی لئے اللہ نے ان نوجوانوں کو خواب کے ذریعہ یا ہاتف غیبی کے ذریعہ اسی غار کی نشاندہی فرمائی جو اسی ملک میں واقع تھا اور جلد شہر والے نوجوانوں نے اپنے اجتماع میں طے کیا کہ ہم قوم اور اس کے اہل اقتدار و علماء سے مصالحت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور قوم نے بھی ہمیں سنگسار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اب ہم اسی منتخب غار میں چلیں وہاں خداوند رحیم اپنی رحمت کی چادر پھیلا دے گا ہم شہر سے ہجرت کر جائیں گے، جس اللہ نے ہم کو اس شرک سے بچا کر رکھا ہے وہ ہمارے لئے ہر طرح کی آسانیاں فراہم کرے گا، چنانچہ سورہ کہف کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے جو قصہ بیان فرمایا ہے اس کا ذکر ہے۔ وہ شہر سے ہجرت کر کے غار میں چلے گئے وہاں پہنچنے کے بعد ان کے اوپر اس پر خطر ماحول میں مشرکین کی دشمنی کے مطابق خوف و ہراس طاری تھا کہ اگر قوم کو جا کر علم ہو گیا تو دین حق سے پھیرنے کے لئے انھیں [illegible] جانا ہی ختم ہو گا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح نوجوانوں پر گہری نیند طاری فرما دی جیسے نیند میں [illegible] (؟) کیونکہ ایک مخصوص معاملہ تھا جو ان نیک بندوں کے ساتھ رب رحیم نے فرمایا تھا۔

ان کے شہر سے جو اصحاب کہف نکلے تھے ان کے جانے کے بعد شرک و بت پرست اقتدار غضب الٰہی کا شکار ہو گیا اور اس کی جگہ رب دوعالم نے ایک دوسری قوم کو اٹھایا، ایک طویل مدت گزر جانے کے بعد وہ نوجوان نیند سے بیدار ہوئے ہیں اور بھوک محسوس کی ہے تو اپنے ہی لوگوں میں سے ایک ہوشیار آدمی کو شہر کے اقتدار سے الگ رہ کر کھانا لانے کے لئے شہر بھیجا ہے اور انہیں ہدایت کر دی ہے کہ حلال روزی اور حلال کھانا لانا اور بہت ہوشیاری سے کام کرنا، کسی کو پتہ نہ چلے، اگر ان ناہنجار لوگوں کو ہمارا سراغ مل گیا تو ہمیں آ بائی دین

میں شامل کرنے کے لئے جادۂ حق سے منحرف کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر ہم نے ان کے باطل دین کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ہم سب کو سنگسار کر دیں گے اور ایسا ہم نے ان کے دباؤ میں آ کر ان کے مشرکانہ عقائد کو تسلیم کر لیا تو خدا کی ہدایت و توفیق اور رحمت سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو جائیں گے۔

یہ تھے ان کا راز و نیاز تو دیکھئے، انھیں کس چیز کی فکر ہے، اس کی فکر نہیں ہے کہ ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے بلکہ انھیں اس کی فکر ہے کہ اصل مکر کا حق ہے وہ یہ کہ اگر ہم ان کے دین کو قبول کر لیں گے تو ہم جبر و تشدد سے بچنے کے لئے قبول کر لیا اور نہ یہ فلاح نہیں پائیں گے کامیابی اور نجات سے محروم ہو جائیں گے، کیونکہ جو لوگ کسی دباؤ میں آ کر حق پانے کے بعد حق کو چھوڑ دیں تو ان پر ہدایت و جنت کا دروازہ دنیا و آخرت میں بند ہو جاتا ہے اور وہ مکمل خسران سے دوچار ہوتے ہیں۔

عزیز نوجوان دوستو! آپ نوجوان اور جوان وہ بھی آپ ہی کے طبقہ کے نوجوان تھے، خدا کا شکر ہے کہ وہ بھی ان وادی کے گرانے والے تھے اور آپ بھی اسی راہ کے راہی ہیں انہیں عزم و ارادہ کی ضرورت ہے، تیار ہو جائیے کہ ان نوجوانوں سے عبرت و نصیحت حاصل کیجئے، اور ملت اسلامیہ کی توقعات جو آپ سے وابستہ ہیں پوری کرنے کیلئے وہ جذبہ پیدا کیجئے جو ایسا عظیم طبقہ نوع انسانی کی تاریخ میں کرتا رہا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

شیخ الجامعہ مولانا ابوبکر صاحب اصلاحی

جناب مولانا عبدالحسیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ کی صدارت کے لئے ایک بار منتخب ہوئے تھے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے اجتماع کے موقع پر صدارت کے فرائض انجام دے رہے تھے، لیکن ایک ماہ قبل آپ صدارت سے سبکدوش ہو گئے۔

آپ کے بعد جناب مولانا ابوبکر صاحب اصلاحی کی صدارت عمل میں آئی ہے۔ اس وقت آپ جامعہ کے نظم و نسق اور اس کی سرپرستی کے لئے متوجہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی صدارت جامعہ اور اہل جامعہ کے حق میں مفید و ثمر آور ہو۔ آمین

بقیہ صفحہ ۳

ان سے اکتسابِ فیض کرنا کیجئے۔ اس تعلیمی منتظم [illegible] آپ کے مشورہ دیں کے [illegible] ہیں [illegible] تعلیمی یا تربیتی تجربہ کرتے ہیں

جامعۃ الفلاح

اداریہ

جلد ۱ | جنوری و فروری ۱۹۷۸ء | شمارہ ۱

• انجمن طلبۂ قدیم جامعۃ الفلاح کے آرگن کا پہلا شمارہ پیش کرتے ہوئے ہم انتہائی مسرت محسوس کر رہے ہیں — اللہ تعالیٰ کی اس عنایت و مہربانی کے لئے ہم صمیم قلب سے شکر گزار ہیں۔

جامعہ کی تاریخ میں [illegible] کی تاریخیں نمایاں اہمیت کی حامل ہیں۔ اسی دن فرزندانِ جامعہ جن کی تعداد [illegible] میں جمع ہوئے اور انھوں نے سابق امیر جماعت اسلامی مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی صاحب کی نگرانی میں طلبۂ قدیم کی انجمن کی بنیاد ڈالی۔

فی الحقیقت درسگاہیں ہی بڑی حد تک اخلاقی، فکری اور عملی ارتقاء کا ضامن ہوا کرتی ہیں۔ یہ درسگاہیں زندگی کی گاڑی کو [illegible] افراد کی [illegible] ہوتی ہیں۔ ان کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہوتا ہے جو بلند مقاصد کے حامل، پرعزم اور وسیع النظر ہوں، ملک و ملت کی رہنمائی کر سکیں، قوت [illegible] کے مالک ہوں اور جو زندگی کے [illegible] اقدار کے تحفظ میں اپنی جان کی بازی بھی لگا دیں۔ چنانچہ کسی بھی قوم کی دنیا [illegible] اور سرفرازی کا راز ہم اس کے افراد کی ذہنی و فکری صلاحیتوں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ [illegible] اگر [illegible] ہو [illegible] گا [illegible] اور اگر [illegible] کرو [illegible] حقیقت کی جانب اشارہ کرتا ہے جیسا کہ گذشتہ بالا سطور میں کیا گیا ہے۔

درسگاہ اور اس کے افراد کا تعلق بہر حال [illegible] والے افراد سے مابین [illegible] اور [illegible] رشتہ ہوتا ہے۔ [illegible] جاتا ہے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] رابطہ اس سے منقطع ہو جاتا ہے لیکن [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ اصل وابستگی اس سے علاوہ گرے کے بعد ہی سے شروع ہوتی ہے اور حیات کے آخری لمحے تک برقرار رہتی ہے۔

یہ اٹل حقیقت ہے کہ درسگاہیں [illegible] کا کام نہیں ہوا کرتیں [illegible] بلند اور پاکیزہ [illegible] کا اہم [illegible] بلند مقاصد کے لئے [illegible] اور [illegible] کوئی بات نہیں ہے کہ [illegible] ہے کہ فکری و ذہنی [illegible] اور وسائل [illegible] کے عالم میں بھی مقاصد کو بلند سے بلند تر

بلکہ انھیں سینوں سے لگائے رکھا جائے ——— [illegible] میں کوئی تامل نہیں ہے کہ جامعۃ الفلاح نے اپنے [illegible] معیار کو اپنایا ہے اور اسی معیار کی بدولت آج اس کا شمار منتخب مدرسوں میں ہونے لگا ہے ——— جامعہ الفلاح کا مقصد صرف یہ ہے کہ یہاں سے نکلنے والے افراد اگر ایک طرف دینی بصیرت کے حامل ہوں تو دوسری جانب موجودہ عہد کے تقاضوں اور ضروریات سے بھی بخوبی واقف ہوں تاکہ زمانہ کے مزاج کے مطابق شہادت حق کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دے سکیں۔

جامعہ کو اس مقصد میں کس حد تک کامیابی حاصل ہو سکی ہے اس پر تبصرہ کرنا ابھی قبل از وقت ہوگا تاہم ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ تقریباً یہاں سے فارغ ہونے والے زیادہ تر افراد بحسن و خوبی اپنی حیثیت سے اس مقصد کی تکمیل میں مصروف ہیں ——— اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ ان تمام کوششوں کو بجائے انفرادی ہونے کے اجتماعی اور منظم شکل میں ہونی چاہئے تاکہ ان کی آواز میں وزن اور اعتماد پیدا ہو جائے۔ مقصد کیلئے آگے بڑھنے والے افراد کا ایک ایسا حلقہ قائم ہو جائے جو اپنے افکار و خیالات کی اشاعت کا سامان کر سکیں۔

چنانچہ فارغین کے ایک اجتماع کی تجویز رکھی گئی جو اس کا ہر طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔ ہر چہار جانب سے تہنیتی پیغامات موصول ہوئے۔ ہر طرف تائید [illegible] کا اظہار کیا گیا اور بڑی حد تک تعاون کا وعدہ کیا گیا۔ بزرگوں نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور ہماری کامیابی کی دعا کے لئے ہاتھ اٹھا۔

اپنے بزرگوں اور ساتھیوں کی اس حوصلہ افزائی نے ہمیں ہمت دی اور ہم نے خدا کا نام لیکر اجتماع کی تاریخ کا اعلان کر دیا۔ فلاحی برادری کے جن افراد نے اس میں شرکت کی، منظم طریقہ سے آئین اور دستور مرتب کیا اور ان راستوں پر چل پڑا۔ خدا سے دعا ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں اور فلاح کے وہ مقصود مقاصد حاصل ہوں جن کے لئے یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ جو فلاحی حضرات شریک نہ ہو سکے انھوں نے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیا ہے انھیں صرف [illegible] کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] اور پابندیوں کی وجہ سے وہ اسیرانِ قفس کی طرح صرف پھڑپھڑا کر رہ گئے۔ [illegible] عدم شرکت کا افسوس ہے [illegible] اور [illegible] مشورہ سے [illegible] ہے۔ خدا کرے آئندہ اجتماعات میں سب کو شرکت کی توفیق نصیب ہو۔

دستور [illegible] اصلاحی [illegible]
مطالعہ کرنے کے بعد [illegible]
اگر مشورہ دینا چاہیں تو سکریٹری صاحب کے نام ارسال کریں۔
آرگن کے لیے موزوں نام تجویز کرنے کی ضرورت ہے۔ سردست
رسالہ کا نام [illegible] رکھا گیا ہے اگر آپ کے ذہن میں
اس سے بہتر کوئی نام ہو تو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ رجسٹریشن
کے لیے [illegible] صاحب [illegible] نام [illegible] کر کے اسے رجسٹرڈ کروا
سکیں گے۔

ہماری خواہش تھی کہ ہم پہلا شمارہ وسط
جنوری تک شائع کر دیں۔ لیکن ہم مشورہ و خواہشات کے باوجود
اساتذہ کرام کے [illegible] فروری [illegible] دوسرا شمارہ بھی [illegible] گیا ہے
[illegible] شمارہ شائع
کر دیں [illegible] وقت پر ہو سکے۔ ہمارا ارادہ
ہے کہ مارچ کا شمارہ ہم آپ کے [illegible] وسط مارچ
تک [illegible] دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آپ سبھی حضرات کو اس کا علم ہو گا کہ وقت [illegible] اور
[illegible] ہو گا۔ [illegible] حضرات
کے تعاون کے بغیر [illegible]
[illegible] حضرات کا [illegible] ہے
وہ اس میں [illegible] تعاون دیتے رہیں، بقیہ
حضرات کو بھی [illegible] تعاون دینا ضروری ہے، اس کی چند
شکلیں حسب ذیل ہیں:

[illegible] بعض حضرات [illegible] روانہ
[illegible] حسب [illegible]
[illegible] قسط روانہ کر دیں۔ [illegible] جلد
[illegible] کے ذریعہ [illegible] ہیں۔ آرگن
کے اخراجات بھی [illegible] میں شامل ہیں، اخراجات
کے [illegible] کم کرنے کے لیے [illegible] چند ماہ تک آرگن
[illegible] Cyclostyle کر کے روانہ خدمت
کیا جائے گا [illegible] اعتبار سے بہتر ہوتے
جائیں گے [illegible] اعتبار [illegible] خوب سے خوب تر
اور اس [illegible] بلند سے بلند تر کرتے جائیں گے۔

تعاون کی دوسری شکل یہ ہے کہ آپ اپنی نگارشات
سے ہر ماہ ہمیں نوازتے رہیں [illegible]
[illegible] ہیں — [illegible] بھی
برابر مطالعہ کرتے رہیں — [illegible] کے علاوہ
انجمن کے لئے [illegible] فراہم کیجئے تاکہ وسائل کی
کمی کے باعث جو [illegible] ہوتے ہیں [illegible] کیا جا سکے۔
آرگن کو [illegible] اعتبار سے بلند کرنے کے
آپ کے ذہن میں جو بھی تجاویز و مشورے ہوں [illegible]

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

بڑے رنج و افسوس کے ساتھ ہم آپ کو اطلاع دے رہے
ہیں کہ [illegible] بدیع الزماں [illegible]
کے لیے [illegible] حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
انجمن کو داغ [illegible] دینے والے [illegible] میں مرحوم بھی
شامل تھے، [illegible] ہو گئے
تھے۔ [illegible] کی وجہ سے آپ کی طبیعت خراب ہو گئی [illegible]
آپ کے [illegible] ڈاکٹر کو
دکھلایا لیکن [illegible] بعد آپ [illegible] ہسپتال کے
قابل [illegible] سرکاری ہسپتال
میں داخل کر دیا گیا جہاں [illegible] علاج [illegible] افاقہ
نہ ہو سکا۔

مرحوم نے [illegible] ابتدا ہی سے جامعۃ الفلاح میں تعلیم
پائی تھی اور [illegible] کر لی تھی۔ آپ
کے والد محترم مولوی محمد ادریس صاحب اب بھی جامعہ میں
ایک معلم کی حیثیت سے ہیں۔ آپ اسی وقت سے جامعہ
کی خدمت کر رہے ہیں جب جامعہ بالکل ابتدائی مرحلہ میں
تھا۔

مرحوم کے پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک
بیوی اور دو بچے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی لغزشوں
اور کوتاہیوں سے صرف نظر کرے اور اپنی رحمت و مغفرت
سے نوازے۔ آمین۔

آپ حضرات سے بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی
درخواست ہے۔

جامعۃ الفلاح میں
ایس۔ آئی۔ ایم کا دو ضلعی تربیتی اجتماع

یہ خبر [illegible] کے طلبہ اور نوجوانوں کے لئے یقیناً باعث مسرت ہو گی
کہ ایس آئی ایم کا دو روزہ تربیتی اجتماع جامعۃ الفلاح
میں [illegible] مارچ کو ہو رہا ہے جس میں ایس آئی ایم کے
مرکزی [illegible] اور تحریک اسلامی [illegible]
بزرگ [illegible] شریک ہوں گے۔ ضلع اعظم گڑھ اور
گورکھپور کے طلبہ اور نوجوانوں سے خاص طور سے
درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شریک ہو کر
بھرپور استفادہ کی کوشش کریں۔

والسلام

عبید اللہ [illegible] — صدر [illegible] یونٹ
جامعۃ الفلاح، اعظم گڑھ (یو۔پی)

یہ جامعہ اینٹ پتھر کا نام نہیں، جامعہ نام ہے ان بلند مقاصد اور اس نصب العین کا جس کے تحت اس کا قیام عمل میں آیا ہے

(مولانا ابو اللیث صاحب اصلاحی ندوی)

دارالعلوم سے مجھے جو نسبت اور انس رہا ہے، جہاں تک اس [illegible] سے تعلق کا سوال ہے مجھے اس سے دلچسپی رہی ہے اور الحمد للہ یہ تعلق خاطر روز بروز بڑھتا جا رہا ہے خاص طور جب مجھے معلوم ہوا کہ ابنائے قدیم کا اجتماع ہو رہا ہے تو فطری طور پر خواہش پیدا ہوئی کہ میں یہاں اس اجتماع میں شریک ہوؤں اور طلبہ قدیم سے ملاقات کر سکوں کہ وہ کہاں ہیں؟ اور ان کی سرگرمیاں کیا ہیں؟ طلبہ نے مجھے اس موقع پر شریک ہونے کی دعوت دی تو میرے لئے اگرچہ سفر دشوار تھا مگر ان کی خواہش کو رد نہ کر سکا۔

اس ادارہ کے [illegible] فارغ التحصیل حضرات دور دور سے یہاں تشریف لائے ہیں اور اپنے ضروری مشاغل ترک کر کے حاضر ہوئے ہیں، اور بہت سے حضرات یہاں تشریف نہیں لا سکے ہیں۔

میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کا استقبال کروں، یہ طلبہ قدیم کی ذمہ داری تھی جو یہاں آئے، یہ اجتماع ان کی تحریک پر ہو رہا ہے ان کو چاہئے کہ اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر ضروری باتیں عرض کر دوں یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ یہ جامعہ اینٹ پتھر کا نام نہیں ہے، جامعہ نام ہے ان بلند مقاصد اور اس نصب العین کا جس کے تحت اس کا قیام عمل میں آیا، اس لئے آپ کے اندر کوئی [illegible] نہیں ہونی چاہئے کہ یہ مدرسہ جن مقاصد کے لئے قائم ہوا ہے انہیں نظرانداز کریں، اگر آپ کی تشریف لانے کی غرض یہ ہے [illegible] تو یہ خوشی کی بات نہیں ہے۔

[illegible] سے جن [illegible] تعلیم پا کر وہ نکلے ہیں [illegible] افسوس ہے یہ چیز محرک ہوئی [illegible] اس موقع پر اپنے ساتھیوں سے باہمی ملاقات ہو [illegible] تو میں ان احساسات کو غلط نہیں سمجھتا، بلکہ خوش آئند جذبات ہیں [illegible] مقاصد کے ساتھ [illegible] رکھا جائے جس کے لئے اس مدرسہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اگر حقیقتاً یہ چیز محرک ہوئی تو یہ بڑی خوشی کی چیز ہے اور اس نصب العین سے جو وابستگی پیدا کرنی ہے جس کے لئے یہ مدرسہ قائم ہوا ہے جس کی قدر ان کے دلوں میں [illegible] اس کے لئے کتنی جدوجہد کر رہے ہیں اس کا فیصلہ میں نہیں کر سکتا کیونکہ میں آپ کے حالات سے ناواقف ہوں، میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نے [illegible] سے کیا تقاضہ

قائم کیا ہے، سب سے پہلے اس پہلو سے [illegible] نہیں چاہتا کہ آپ [illegible] ذمہ داریوں سے [illegible] ہیں جہاں نصب العین کا تعلق [illegible] تفصیل کی ضرورت نہیں ہے البتہ تذکیر [illegible] مناسب سمجھتا ہوں، [illegible] دستور میں جو مقاصد بیان ہوئے ہیں، [illegible] اعلائے کلمۃ اللہ اور دین کی خدمت [illegible] کر سکتے ہیں، [illegible] دین کا [illegible] کا اندازہ ہو سکتا ہے [illegible] انجام دے رہے ہیں، خدمت دین کی کوئی متعین شکل نہیں ہے، دنیا داری کا کام بھی [illegible] دین کے لئے [illegible] ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ [illegible] دین کی خدمت مقصود ہو اگر یہ مقصد سامنے نہ ہو تو [illegible] دین کی خدمت بھی [illegible] اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس مدرسہ [illegible] جامعہ [illegible] نصب العین کو سامنے رکھیں اور اپنی تمام کوششیں جاری رکھیں، جامعہ کے نصاب میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ [illegible] کو اس طرح سے نشوونما دی جائے کہ ان کے اندر مختلف صلاحیتیں ابھر سکیں، اس نصاب تعلیم سے [illegible] طلبہ کی صلاحیت قدرتی بات ہے [illegible] بعض [illegible] بعض پہلو [illegible] اور بعض پہلو [illegible] جامعہ کے فارغین طلبہ کا [illegible] کے فارغ التحصیل [illegible] کر سکتے۔

اس وقت دین کو مختلف [illegible] کا سامنا [illegible] اس کا جواب دینے کیلئے تیار رہیں اور دین کی خدمت [illegible] کے فرائض انجام دے رہے ہیں [illegible] ہیں اور [illegible] کر رہے ہیں، یہ لوگ [illegible] مشاغل [illegible] دین کی خدمت بھی انجام دے سکتے ہیں میں اس طرف توجہ کرانا چاہتا ہوں کہ آپ [illegible] اور [illegible] مقصد کو اپنے سامنے رکھیں میں آپ سے اسکو [illegible] متوقع سمجھتا ہوں۔

جو لوگ دنیاوی تعلیم کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں میرے نزدیک یہ غلط نہیں [illegible] نصب العین [illegible]

خطبۂ استقبالیہ

مولانا ظفر احمد اشرفی جلالی

محترم اساتذہ، معزز سامعین اور عزیز طلبہ!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم پر اپنی نعمتوں کی بارش کی، اپنی سب سے بڑی نعمت یعنی علم دین سے بھی بہرہ ور فرمایا۔ اور اسی کا فضل و کرم ہے کہ آج ہم نے فارغین جامعہ کے لیے مادر علمی کی آغوش میں جمع ہونے کا موقع فراہم کیا ہے اور تنظیم فلاح کا جو تخیل ایک عرصہ سے ہمارے ذہن میں پک رہا تھا اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے مشورے کا موقع عنایت فرمایا۔ ہم اپنے ان سابقین کے بے حد ممنون ہیں جو ہماری دعوت پر یہاں تک پہنچ گئے اور اس پروگرام کی اہمیت کو انھوں نے پوری طرح محسوس کیا اور اپنے مفید مشوروں اور تجربوں سے ہمیں ہمارے ساتھ رہ کر نوازیں گے۔ ان مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں جو اس موقع پر اپنا قیمتی وقت فارغ کر کے یہاں تشریف لائے۔

معزز سامعین! اس سے پہلے میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس دور میں تعلیمی نظام اور اس کے مقاصد میں کافی فرق ہو گیا ہے۔ تعلیم کے نئے نئے طریقے رائج ہو گئے ہیں زمانہ جوں جوں ترقی کر رہا ہے اس کے اندر نیاپن زیادہ پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ مغرب نے تعلیم کو بڑی ترقی دے دی ہے کہ اب انسان کے قدم مریخ اور چاند پر پہنچ گئے ہیں۔ نئی نئی ایجادات کے میدان میں حیرت انگیز ترقی ہوئی اور علم و سائنس کی وجہ سے دنیا ایک گاؤں بن گئی ہے۔ جب کوئی چاہے دوسرے سے رابطہ قائم کر سکتا ہے اور دنیا کے کسی کونے میں چاہے منٹوں اور سیکنڈوں میں پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اتنی حیرت انگیز اور ہوشربا ترقی کے باوجود انسان کے اخلاق و معاشرت، تہذیب و تمدن، عدل و انصاف، سیرت و کردار میں تنزل اور زوال رونما ہو گیا ہے کہ انسانیت سسک رہی ہے۔ تعلیمی ڈھانچہ چاہے اشتراکی نظام کا ہو یا جمہوری ملکوں کا مذہب کی روح سے خالی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ انسان کو زیادہ سے زیادہ مذہب، دین اور خدا کا باغی بنا دیا جائے۔ ان کے اندر طغیانی و شرارت پیدا کی جائے، انھیں جانوروں سے بدتر بنا کر رکھا جائے وقت کی روشنی دکھا کر ایک گورکھ دھندہ اور اک ... بنا دیا جائے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے انسان کا معاشی مسئلہ حل کر دیا۔ اور دوسری طرف

شہریوں کو مسلسل وطن پرستی اور قومی عصبیت کا نشہ پلایا جاتا ہے۔ اس لیے یہاں بھی اخلاقی قدریں خلاف اخلاقی ہو جاتی ہیں، اور ان کی مستقل کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ جس نظام میں اخلاقی قدروں سے آزاد ہو کر ایسی تعلیم دی جائے جس میں شکم پروری کا علم ہو تو وہ تعلیم کسی قوم و ملک کے لیے کبھی بھی عروج و ترقی کا باعث نہیں ہو سکتی اگر حصول علم کے بعد انسان اپنے آپ کو نہیں بنا سکتا اور اخلاقی قدروں کا حامل نہ ہو سکا تو یہ تعلیم اس کے لیے باعث رحمت کبھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے لیے اور پوری قوم کے لیے تباہی و ہلاکت کی چیز بن جائے گی۔ تعلیم سے اخلاقی قدروں کی پامالی، سیرت و کردار کا نقصان اور بے حسی و گندگی کا چلن موجودہ تعلیم کی خصوصیت بن گئی ہے اگر انسان کو وہ حقائق معلوم نہ ہو سکے جن سے وہ اپنے خالق کو پہچان سکے اگر اسے اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ اس کا خالق کون ہے، حاکم و رازق کون ہے اور وہ اس دنیا میں کیوں آیا ہے آسمان و زمین کی ساری چیزیں اس کے لیے مسخر کیوں کر دی گئی ہیں تو یہ چیز خوفناک تباہی و بربادی کا سبب بن جائے گی۔

سائنس و ٹکنالوجی کی راہ سے ایسی ایسی تحقیقات سامنے آ رہی ہیں کہ انسان کی عقل حیرت میں پڑ جاتی ہے اور دوسری طرف ایسے وحشیانہ کاروبار بھی نظر آتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر مارے شرم کے انسانیت کبھی کی آنکھیں بند کر لیتی ہے اور کھائی کا خون میں رنگا ہوا ملتا ہے۔ دنیا کے کسی خطے میں آپ چلے جائیں، چاہے وہ خطہ ترقی کی آخری انتہا پر ہو، مغرب نے جس نظام تعلیم کی داغ بیل ڈالی ہے، اس کی بدولت وہاں ایسے افراد ملیں گے جو قوم و ملت کے لیے مادی ترقیوں کا ذریعہ سمجھے جاتے ہوں گے اور دوسری طرف وہی افراد قوم و ملک کی صاف ستھری زندگی، پاکیزہ ماحول اور انسانی اقدار و قدار کے لیے ناسور و خطرہ بنتے ہوئے اس کے حق میں نقصان دہ اور تباہی و بربادی کا باعث ثابت ہوں گے، معاشرہ بے حیائی و عریانی سے کھوکھلا ہے ہر شخص اس ذہنیت میں مبتلا ہے کہ کس طرح

ہو چکا ہے۔ جاہلوں کا ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے، خصوصیں مشروط نہیں۔ تعلیم عام ہے، اور وہ جہاں تک جہاں ترقی دینے کی طرح پر ہے وہاں ان تعلیم کا ہونا ہے ... ان کے ساتھ وہ تمام برائیاں انجام پاتی ہیں جن کا ہم آپ تصور نہیں کر سکتے۔ [illegible] ہے جس میں وہ مبتلا ہوں اور یہی افراد جب حکومت کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں، سماج کا جز بنتے ہیں، ملک کے شہری ہوتے ہیں، قوم کے لیڈر ہوتے ہیں، تعلیم گاہوں کے استاد ہوتے ہیں تو وہ کارنامے انجام دیتے ہیں کہ ملک دن بدن گراوٹ ہی کی طرف بڑھتا رہا ہے۔ گراوٹ [illegible] ملک میں عام ہے اور اس کا مزہ چکھ رہے ہیں [illegible] جس سے آپ حالات سے بخوبی واقف ہیں۔

اس لئے جامعہ [illegible] تعلیم کا مقصد ہو کہ انسان خدا کا صالح بندہ بنے، انسان کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرے اور اپنے طبعی رجحانات کو صحیح رخ پر ڈالے، ذہنی، جسمانی، سماجی اور اخلاقی [illegible] اس لائق بنائے [illegible] شکر گزار [illegible] انسانی [illegible] افراد کی عائلی اور اجتماعی حیثیت سے ان پر جو ذمہ داریاں ان کے خالق و مالک نے کی ہیں ان سے وہ کما حقہ عہدہ برآ ہو سکیں۔

تعلیم کا یہی صحیح اور معیاری مقصد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] اور جس سبب کی [illegible] ہے دنیا کا مالک عام [illegible] سلطنت [illegible] [illegible] اس سفر میں [illegible] اور اس کائنات کی ساری چیزوں کا [illegible] ہم کو جو کچھ ملا ہے اس کا

خطیب ہے ہم اس کے بندے اور محکوم ہیں۔ مقصد ہمارا وہ ہے جو قرآن نے بتایا ہے اس نے زندگی گزارنے کا مفصل طریقہ بتایا ہے۔ اس نے اتنا کرم کیا کہ اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم انسانوں کو صحیح راستہ کی ہدایت بخشی۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ اس کے شکر گزار بندے بنیں، اسی کے قانون کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اس نے ہم پر مختلف قسم کی ذمہ داریاں عائد کی ہیں اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بہترین جسم دیا فرمایا ہے، مختلف قسم کی صلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں۔ [illegible] طرح طرح کے وسائل اور ذرائع مہیا کئے ہیں کہ ان صلاحیتوں اور قوتوں کے ذریعہ ہم خدا کے شکر گزار بندے بنیں۔ ظاہر ہے یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہماری تعلیم و تربیت بہترین اصولوں پر ہو [illegible] کے درمیان تمیز کی کسوٹی پر ہو [illegible] اطراف سے بیشمار رحمتیں زندگی سے متعلق تمام امور کی حیثیت [illegible] ہر طرح کے [illegible] اور رجحانات کو صحیح رخ پر ڈالا جائے ــــــ یہ ہے وہ بنیادی اور اکبر مقصد جس کے حصول کے لئے ایسے افراد چاہئے کہ [illegible] [illegible] غالب ہوتا ہے [illegible] انصاف کے [illegible] معاشرہ میں امن اور چین کی بنیاد پڑتی ہے، سب ایک دوسرے کے معاملہ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ اس کی جانیں محفوظ ہوتی ہیں، ہر شخص دوسرے کا محافظ بن جاتا ہے۔ رحم و اخلاق کے مظاہرے ہوتے ہیں ــــ جو وہ اسلامی تعلیم ہی کے ذریعہ ممکن ہے، انسانیت کا مداوا ہوتی ہے جس سے سماج کی اصلاح ہوتی ہے۔ انسانیت کے لئے تعمیر و ترقی کی راہیں کھلتی ہیں اور اس کے ذریعہ معاشرہ کو صحت مند بنانے کے مواقع میسر ہوتے ہیں ــــــ اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کو جامعہ ان امور کو اپنا نصب العین بناتی ہیں

آپ کے نام

برادران محترم و مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

اس سے قبل آپ حضرات کی خدمت میں انجمن کا تعارف اور دستور روانہ کیا جا چکا ہے، لیکن ابھی تک موجودہ سے چند کے کسی کا بھی جواب نہیں مل سکا ہے جبکہ ہم آپ کی رائے اور مشوروں کی شدت سے منتظر ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ سے گزارش ہے کہ جو چیزیں بھی آپ کے پاس بھیجی جا رہی ہیں ان کی وصولیابی کی اطلاع ضرور دیا کریں۔ چونکہ ہمارے پاس تمام ممبران کے پتے موجود نہیں ہیں اور جو ہیں وہ موجود بھی ہیں یا نہیں ہمارے لئے یقینی طور پر نہیں معلوم کہ آیا وہ صحیح ہیں یا تبدیل ہو گئے ہیں۔ لہٰذا جواب ضرور دیا کریں تاکہ آپ اور ہم سب کی خدمت کا بھی پتہ چل سکے گا اور انجمن سے ربط و تعلق کو برقرار رکھنے کا یہی واحد ذریعہ بھی ہے۔

اب آپ کا [illegible] «صدائے نو» روانہ خدمت ہے۔ اس کے بارے میں بھی اپنی رائے سے ضرور مطلع کریں۔ نیز انجمن کا جس میں [illegible] تعلیمات برابر اضافہ کرتے رہیں تاکہ کسی بھی شمارہ کا آغاز بند نہ ہونے پائے۔ اس وقت انجمن کا سارا کام قرض لیکر چلایا جا رہا ہے ــــ امید ہے کہ آپ حضرات نے جس ولولے اور جذبے سے اس کی داغ بیل ڈالی تھی اسی کو پروان چڑھانے کی بھی اپنی ہر ممکن کوشش فرمائیں گے۔

والسلام

آپ کا بھائی
[illegible] احمد فلاحی

غزل

حفیظ میرٹھی

انجمن اصلاح تربیت ... اجلاس کے پہلے دن کی آخری نشست ایک ادبی شعری نشست تھی، اس میں ... جناب حفیظ میرٹھی نے بھی شرکت کی تھی، اس موقع پر انھوں نے اپنی یہ غزل سنائی تھی۔

اک بار زندگی جو ملی ہے خوشی کے ساتھ
کیا دانہ بھر کسی سے جئیں زندگی کے ساتھ
اے تنگ دل نہ کھیل مری بے بسی کے ساتھ
نا رحم مجھکو یاد کرے گی بدی کے ساتھ
شبنم جہاں میں جسکی وفا رشتہ ہوا تھا
باندھا ہے دیکھئے انھوں نے دامن اسی کے ساتھ
بادہ کشوں کے ظرف کا کھل جائے گا بھرم
ساقی کا التفات ہے دریا دلی کے ساتھ
جو حاصل حیات ہے ... لمحات
... زندگی ... آدمی کے ساتھ
گوارا ہیں عیب ہمارے جناب شیخ
شعلوں سے کھیلئے ... خود کشی کے ساتھ
پڑا ہے زندگی کا اثر شعر پر حفیظ
گزرا ہوں میں بھی ... شاعری کے ساتھ

بقیہ صفحہ ۲ کا

اور انھیں خطوط پر اپنے نونہالوں کی تربیت کرتی ہیں، تاکہ وہ دین و ملت کے بہترین سپاہی بنیں، باطل کے ہر وار کو روکنے کے لئے تیار رہیں، باطل نظریات و تحریکات کے خلاف ہر طرح سے مسلح ہو کر صداقت کا دفاع کر سکیں اور اسلام کے ... اہم اقدام ... کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھنے کی کوشش کریں اور ان ... اپنی روحانی قوت ... کریں۔ (باقی آئندہ ان شاء اللہ)

روح انتخاب

مولانا ابوالکلام آزاد

جب کبھی مقاصد و عزائم کی راہ میں شدید محنت کا ... کرنا پڑا تو قوم کے بڑے بوڑھوں سے بہت کم امید کی جا سکتی ہے، زیادہ تر نئی نسل کے نوجوان ہی آگے بڑھتے ہیں، کیونکہ بڑے بوڑھے اور ان کی ساری زندگیاں ظلم و فساد کی آب و ہوا میں بسر ہو چکی ہے ... کی حالت میں ... عافیت کوشی کے عادی ہو جاتے ہیں، البتہ نوجوان میں نیا دماغ ہوتا ہے، نیا خون ہوتا ہے، ... جذبہ ... مرعوب نہیں کر دیا ... پہلے پہل قدم اٹھاتے ہیں، پھر تمام قوم ان کے پیچھے چلنے لگتی ہے۔

جو الجھ رہا ... آشنا ... ہے
[illegible] ... (اقبالؒ)

نوید مسرت

یہ اطلاع دیتے ہوئے ہمیں بیحد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جامعہ کے دو فلاحی ساتھی مولانا ... الاثری فلاحی اور مولانا ... فلاحی تکمیل تعلیم کیلئے مدینہ یونیورسٹی تشریف لے جا چکے ہیں۔

یہ دونوں حضرات ... کورس ... کے ساتھ ... رخصت کیا۔

آپ دونوں حضرات نے فراغت کے بعد ہی سے مادر علمی میں درس و تدریس کی خدمت انجام دینا شروع کر دی تھی اور اپنی بے لوث خدمات اور صلاحیتوں کی بناء پر طلبہ کے درمیان بے حد مقبول تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات قبول فرمائے اور انہیں ... مقصود سے ہمکنار کرے۔ آمین، ثم آمین

بقیہ صفحہ ... کا

... اور جامعہ کے مقاصد کو سامنے رکھیں، ورنہ یہ چیز مضر ثابت ہوگی، مزید تعلیم حاصل کرنا ... سے کم تر حیثیت نہیں رکھتا، شرط یہ ہے حقیقی مقصود سامنے رہے۔

دوسرے درجہ میں آپ اپنی سرگرمیوں کا جائزہ لیں کہ آپ کی سرگرمیاں کیا ہیں، ... جہاں سے آپ نے فیض حاصل کیا ہے ... خدمت سے بھی دریغ نہ کریں ... یہ بھی ضروری ہے، اس اعلیٰ مقصد کو سامنے رکھ کر اس مادر علمی کو اپنی خدمات پیش کریں ... صرف مال ہی کی شکل میں نہیں ہوتا ... علمی ... بھی اس میں شامل ہیں ... ضرورت ... ہو سکے ... توفیق دے۔